ان کو ایذا اور تکلیف پہنچانے سے اپنے آپ کو روک لو یہ بھی تمہاری طرف سے تمہارے نفس پر صدقہ ہوگا۔

مذکورہ بالا جوابات نبوی کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ دین اسلام کی خوبیاں اور اس کی عالمگیریت کی کوئی نظیر نہیں۔ان ہدایات نبویہ میں انسان کے عقائد، اعمال، معاشرتی زندگی اور اخوت و بھائی چارگی ہر ایک پہلو کی طرف اشارہ ہے۔اور ان تمام پہلوؤں کی اصلاح کی بڑی ترغیب ہے۔انسان کیلئے ثواب کمانے کے مختلف ذرائع بتلائے گئے ہیں۔ان ذرائع سے ایک تونگر آدمی بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور ایک انتہائی کمزور فقیر بھی۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(**يصبح على كل سلامى من احدكم صدقة فكل تسبيحة صدقة،وكل تحميدة صدقة،وكل تكبيرة صدقة وأمر بالمعروف ونهي عن المنكر صدقة،ويجزئ من ذلك ركعتان يركعهما من الضحى**)(**صحيح مسلم كتاب الزكاة**) ''حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا'' تم میں سے ہر ایک کے ہر جسمانی جوڑ پر، ہر صبح ایک صدقہ مقرر ہے۔پس ہر تسبیح (**سبحان الله** کہنا) صدقہ ہے، ہر تحمید (**الحمدلله** کہنا) صدقہ ہے، ہر تہلیل (**لااله الاالله** کہنا) صدقہ ہے اور ہر تکبیر (**الله اكبر** کہنا) صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور ان سب کاموں سے چاشت کی دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں۔اور دوسری حدیث میں انہیں اذکار کو خصوصا فقراء کیلئے مالداروں کے صدقہ کا قائم مقام حصول ثواب کا فارمولا بتایا گیا۔(**صحيح مسلم كتاب الزكاة**)

حدیث میں آتا ہے کہ بنی آدم کی تخلیق اللہ رب العزت نے تین سو ساٹھ جوڑوں پر فرمائی ہے پھر جب کوئی دو انسانوں کے درمیان صلح کرتا ہے یا سواری پر سوار ہونے میں مدد کرتا ہے یا کسی انسان کا سامان رکھنے اور اٹھانے میں مدد کرتا ہے، یا اچھی بات کرتا ہے یا أمر بالمعروف نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتا ہے، یا کسی راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹاتا ہے، یا کسی مسجد میں بغرض عبادت جاتا ہے یا**سبحان الله، الحمدلله ،الله اكبر، لااله الاالله** کا ورد کر کے 360 نیکیوں کی تعداد پوری کرتا ہے تو اس کے تمام جوڑوں کا صدقہ ادا ہوتا ہے اور وہ شام تک اپنے نفس کو جہنم کی آگ سے آزاد کر چکا ہوتا ہے۔(**صحيح بخاری كتاب الصلح،وصحيح مسلم كتاب الزكاة**)

اللہ پاک نے انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ رکھے ہیں ان جوڑوں کے بل پر ہی انسان ہر طرح کی حرکت اور کام کرنے پر قادر ہے۔لہذا جسم کا ہر جوڑ اللہ کی نعمت ہے، جس کا شکر ادا کرنا انسان پر واجب ہے۔یہ اللہ کا خاص فضل ہے کہ اس نے ان نعمتوں پر شکر کی ادائیگی کا نہایت آسان طریقہ بھی بتلایا جسے غریب ترین انسان بھی اختیار کر سکتا ہے۔

لہذا تمام مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ کسی اچھے عمل کو حقیر نہ جانیں بلکہ نیکی کے ذرے ذرے کو اہمیت دیکر اپنی اخروی زندگی میاب بنائیں۔﴿**فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره**﴾(**الزلزال:٧.٨**)

باب الفتاوٰی:

شاگردوں کے تحفے ، تراویح ، صف بندی

بلال احمد مفتی جمعیت اہلحدیث بلتستان ترتیب وتنسیق: عبدالوہاب خان

سوال نمبر 1: میں مدرسے میں بچیوں کو ناظرہ قرآن اور ترجمہ پڑھاتی ہوں، جس کی تکمیل کے موقع پر بچیاں میرے لیے مٹھائی اور سوٹ لے آتی ہیں۔ان چیزوں کو وصول کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟ کہیں یہ چیزیں ہی میری تدریس کا معاوضہ تو نہیں بن جائیں گی؟ (سمیعہ نثار۔گوجرانوالہ)

جواب: (خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ) ''متفق علیہ،، اس زمرے میں شمولیت بڑی سعادت ہے۔لیکن شیطان لعین ہر وقت انسان کو ریاکاری، مفاد پرستی اور شہرت وغیرہ میں مبتلا کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔لہذا نیت کو خالص رکھنے کے لیے ہمیں بھی محنت جاری رکھنا پڑے گی۔

تحفہ قبول کرنے سے متعلق مسئلے کے کئی پہلو ہیں:

(۱) محض رضائے الٰہی کی خاطر کسی شخص سے محبت کرنا نہایت افضل عمل ہے۔(متفق علیہ) اسی محبت کے اظہار کے لیے اخلاص کے ساتھ کوئی تحفہ دے تو اسے قبول کرنا چاہیے۔اور اگر مالی استطاعت ہو تو اس تحفے کے عوض کوئی اور تحفہ دیا جانا چاہیے۔گنجائش نہ ہونے کی صورت میں تحفہ بھیجنے والے کے حق میں دعا کرنا چاہیے۔ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''**ومن صنع الیکم معروفا فکافئوہ، فان لم تجدوا ما تکافئونہ فادعوا لہ حتی تروا أنکم قد کافأتموہ**''(ابوداؤد کتاب الزکاۃ ۲/۱۰۳، نسائی، زکاۃ، حدیث ۲۵۶۸)''جو شخص تم سے حسن سلوک کرے اسے بدلہ عطا کردو، اگر بدلہ دینے کی چیز نہ پاؤ تو اس کے حق میں اتنی دعا کرو کہ تمہیں بدلہ ادا ہونے کا احساس ہوجائے''۔

اسامۃ بن زید کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''**من صُنِعَ الیہ مَعروفٌ فقال لفاعلہ ''جزاک اللہ خیرا'' فقد أبلغ فی الثناء**''(ترمذی کتاب البر ۲۲۲/۴ وقال: حسن) یعنی حسن سلوک کے جواب میں جزائے خیر کی مخلصانہ دعا بھی خوب تعریف کے قائم مقام ہے۔

(۲) کسی خدمت پر اگر بغیر مطالبے کے حکومت یا ادارے کی طرف سے کوئی معاوضہ ملے تو اس کو قبول کر لینا چاہیے۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ ایک دفعہ زکاۃ جمع کرکے لانے پر رسول اللہ ﷺ نے انہیں کچھ حصہ دیا تو انہوں نے عرض کیا: **أعطہ أفقر الیہ منی** ''میرے بجائے یہ مال کسی محتاج کو دے دیں۔'' اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''**خذہ فتمولہ**